سوال

(179)احتیاطاً افطاری دوتین منٹ لیٹ کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ساہیوال سے عبدالقدوس لکھتے ہیں کہ ہمارے ہاں عام طورپر غروب آفتاب کے بعد احتیاطاً دوتین منٹ روزہ افطار کرنے میں انتظار کیا جاتا ہے اس "احتیاط "کی شرعاکیا حیثیت ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

حدیث کے مطابق افطاری کا وقت غروب آفتاب ہے اگر کسی شرعی عذر کی بنا پر کبھی کبھار ایک دومنٹ تاخیر ہوجائے توچنداں حرج نہیں البتہ احتیاط کے پش نظر ہمیشہ تاخیر کرنا مکروہ بلکہ ممنوع ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے "جب ادھر رات آجائے اورادھر دن چلاجائے اور سورج بھی غروب ہوجائے توروزے دار کوروزہ افطار کردینا چاہیے ۔(صحیح مسلم :الصیام1100)

حضرت ابو عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اورحضرت مسروق ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس آئے اورعرض کیاکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین میں سے دولیسے ہیں کہ ایک جلدی روزہ افطار کرتے ہیں اورجلدی نماز پڑھتے ہیں جب کہ دوسراتاخیر سے روزہ سے کھولتے ہیں اور نماز بھی دیر سے پڑھتے ہیں (ان میں کون سنت کے مطابق عمل کرتا ہے)حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے دریافت فرمایاکہ جلدی کرنے والاکون ہے ؟ ہم نے عرض کیاکہ وہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں اس پر حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایاکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسی طرح عمل کرتے تھے یعنی ان کا عمل سنت کے عین مطابق ہے دوسرے صحابی حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں ۔(صحیح مسلم :الصیام1099)

افطاری جلدی کرنے کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے :"کہ لوگ اس وقت تک خیر وبرکت میں رہیں گے جب تک وہ افطاری کرنے میں دیر نہیں کریں گے ۔ (صحیح بخاری، الصوم1957)

ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ غروب آفتاب کے بعد احتیاط کا بہانہ بنا کر دیر کرنا یہود ونصاریٰ کا شیوہ ہے چنانچہ فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ یہود ونصاریٰ تاخیر سے افطار کرتے ہیں تم روزہ جلد افطار کیا کرو۔ (صحیح ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ :6/209)

بلکہ ایک روایت میں مزید وضاحت ہے کہ میری امت کے لوگ اس وقت تک میرے طریقے پر گامزن رہیں گے جب تک وہ روزہ افطار کرنے کےلیے ستاروں کے چمکنے کا انتظار

نہیں کریں گے ۔ (بیہقی 4/238)

احادیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کا ایک امتیازی وصف بایں الفاظ بیان ہوا ہے کہ وہ افطاری جلدی کرتے اور سحری دیر سے تناول فرماتے تھے ۔ (جامع ترمذی : کتاب الصوم)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا روزہ کے متعلق افطار کا عمل اس قدر جلدی ہوتا کہ آپ دوسروں کے احتیاطی رویہ کو مسترد فرمادیتے چنانچہ حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ماہ رمضان میں سفر کررہے تھے جب سورج غروب ہوگیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : "کہ سواری سے اتر کر ستوتیار کرو" عرض کیا گیا کہ ابھی تو دن کی روشنی نظر آرہی ہے زراتاخیر کرلی جائے بہتر ہوگا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا " : کہ سواری سے اتر کر ستوتیار کروچنانچہ آپ کے لیے ستو تیار کیے گئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں نوش فرمایا اس کے بعد وہی الفاظ استعمال کیے جو پہلے بیان ہوچکے ہیں (صحیح مسلم ۔ الصیام 110)

ان احادیث کے پیش نظر ہمیں چاہیے کہ جب سورج غروب ہونے کا اطمینان ہوجائے تو روزہ افطار کر دینا چاہیے احتیاط کے پیش نظر دیر کرنا صحیح نہیں ہے اسے یہود و نصاریٰ کی علا مت بتایا گیا ہے ۔ (واللہ اعلم بالصواب)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاوی اصحاب الحدیث

جلد:1 صفحہ:208